بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

ٹیلیفون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۸ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۸ اخاء ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۳۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ اکتوبر ۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل لنڈن میں قیام فرما ہیں۔ لنڈن سے آمدہ سابقہ اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے خاص التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۵ اکتوبر ۔ لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ۱۳ اکتوبر کو تیز بخار ہو گیا۔ نیز سر درد اور پنڈلیوں کی بھی تکلیف ہو گئی۔ طبیعت میں گھبراہٹ اور بے چینی بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین ۔ لاہور میں حضرت سیدہ مدظلہا کا پتہ درج ذیل ہے۔

۱۰۸ سی ، ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر تعلیمی سکیم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کا خلاصہ

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ جماعت احمدیہ کے معیار تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اسے جس صورت میں منظور فرمایا اس کا ذکر تو فیصلہ جات شوریٰ میں ہے اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں آپ کے اہم ارشادات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:-

جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی اس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے وظائف کا اعلان کیا تھا کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر ذہنی نشوونما کے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں بلکہ ادائیگی حقوق طلباء رکھنا چاہیئے جتنا کسی کا حق بنتا ہے جماعت اس کا وہ حق ادا کرے یعنی کسی کے حق کی ادائیگی میں جو کمی ہے وہ جماعت پوری کرے۔

فرمایا آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے، یہ کام خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے خدام نے کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو احسن انجام تک پہنچانے کی توفیق عطا کرے۔ لجنہ کی رپورٹ آچکی ہے۔ کراچی میں میں نے ۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلہ میں ہر احمدی گھرانے میں ایک تو تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے جو سورہ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہرسہ تنظیموں میں co-ordination پیدا کرے اور یہ دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار راستوں سے داخل نہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اگر اپنے خادم کو دے تو پھر لجنہ کو یا انصار کو یا جماعتی لحاظ سے اس گھر میں اس کتاب کے پہنچانے کی اس مرحلہ میں ضرورت نہیں۔ یہ جو سکیم میں نے کراچی سے شروع کی تھی، آج اس میں وسعت پیدا کر رہا ہوں اور اسے ساری جماعت کے لئے دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد بنا رہا ہوں۔ یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے۔

(۲)

کراچی میں میں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہے وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے، وہ مجھے خط لکھے۔ اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے انکو جواب بھی دیا جائے گا۔

پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے) اس میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں ہر ضلع میں جو احمدی بچہ آئیگا اسے میں اپنے دستخط سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ سے لکھ کر بھجوں گا۔

آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے، اس میں ہر ڈویژن میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

رپورٹ نمبر ۱۲ بابت ۱۷، ۱۸؍جولائی ۱۹۸۰ء (قسط اوّل)

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے دورہ سے واپسی کے بعد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا فرینکفورٹ میں مزید دو روز قیام اور اہم جماعتی مصروفیات

حالیہ دورہ کا تیسرا جمعہ بھی حضور نے مسجد نور فرینکفورٹ میں پڑھایا اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

ایک قرآنی دعا بکثرت پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کی تلقین

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

فرینکفورٹ اور زیورک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ۱۶؍جولائی ۱۹۸۰ء تک کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات کی تفصیل گزشتہ رپورٹوں میں ہدیہ قارئین کی جا چکی ہے۔ ۱۷ اور ۱۸؍جولائی کی رپورٹ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۷؍جولائی ۱۹۸۰ء بروز جمعرات

۱۱ تا ۱۶؍جولائی سوئٹزرلینڈ کا دورہ فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہل قافلہ ۱۷؍جولائی کو فرینکفورٹ واپس جانے کے لئے زیورک سے روانہ ہوئے۔

زیورک سے روانگی کی تفصیل

روانگی موٹر کاروں کے ذریعہ دن کو ۱۱ بج کر ۲۰ منٹ پر عمل میں آئی۔ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے احباب اور مستورات نے مشن ہاؤس میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو بہت پرتپاک طریق پر الوداع کہا اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ مزید برآں مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم نسیم مہدی صاحب مع بیگم۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب آف بھامڑی (جو رخصت پر پاکستان سے آئے ہوئے تھے) مکرم ملک خالد صاحب ابن محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم آف ملتان مع بیگم (آپ نائیجیریا سے اپنے طور پر آئے ہوئے تھے) مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مع بیگم، مکرم محبوب علی صاحب ابن محترم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ڈینٹل سرجن لاہور، مکرم سعادت احمد صاحب پراچہ آف جنیوا مع اہل و عیال، مکرم منور احمد صاحب پراچہ اور مکرم فضل الرحمن خاں صاحب آف بنگلور علیحدہ علیحدہ موٹر کاروں میں مشایعت کی غرض سے ساتھ ہی روانہ ہوئے۔ یہ سب احباب سوئٹزرلینڈ کے سرحدی شہر بازل تک حضور کے ہمراہ آئے اور سرحد پر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ حضور نے ان سب احباب کو اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے جملہ خواتین کو شرف مصافحہ عطا فرما کر انہیں واپس جانے کی اجازت دی۔ سرحد کے اُس پار جرمنی کے علاقہ میں مبلغ انچارج جرمنی مکرم نوابزادہ منصور احمد خاں صاحب۔ مکرم مظفر نمازی صاحب اور مکرم رفیق اختر دوزی صاحب حضور کے استقبال کے لئے فرینکفورٹ سے آئے ہوئے تھے۔

بازل سے فرینکفورٹ تک کا سفر

ان کی مشایعت میں حضور نے بازل سے فرائی برگ (FRIBURG) تک فرینکفورٹ جانے والی شاہراہ (آٹوبان) پر سفر طے کیا اور BREISGAU کیفر یبال لب سڑک واقع نامی ہوٹل میں دوپہر کا کھانا تناول فرماتے کے بعد یہاں سے جرمنی کے خوبصورت ترین علاقے (جو بلیک فارسٹ کے نام سے مشہور ہے) میں داخل ہو کر تقریباً چالیس میل کی مسافت طے کی۔ یہ پہاڑی علاقہ اپنے سیاہی مائل گہرے سبز رنگ کے جنگلات اور سرسبز شاداب وادیوں اور پہاڑی سلسلہ پر اُگی ہوئی خوش رنگ مخملی گھاس اور اچھا بجا صاف ستھری خوبصورت بستیوں کی وجہ سے نہایت حسین اور دلکش مناظر سے پٹا پڑا ہے۔ سڑک کا ہر موڑ ایک نئے حسین منظر کو آنکھوں کے سامنے لاکر اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات کے نت نئے حسین جلوؤں پر دلوں کو حمدِ باری کے جذبات سے لبریز کر دیتا ہے اور زبانیں بے اختیار سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم کا ورد کرنے لگتی ہیں۔ حضور نے اس علاقہ کے بلند ترین نہایت پُرفضا مقام پر واقع ہوٹل الیگزینڈرز شنسے نیبس HOTEL ALEXANDERS-SCHANZE KNIEBIS میں شام کی چائے نوش فرمائی۔ یہاں سے روانہ ہو کر اور باڈن باڈن کے مقام پر فرینکفورٹ جانے والی شاہراہ پر آکر جانب فرینکفورٹ سفر جاری رکھا۔ حضور نو بجے شب مع اہل قافلہ بخیر و عافیت احمدیہ مشن ہاؤس فرینکفورٹ میں ورود فرما ہوئے۔ یہاں بہت سے مقامی احباب حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ حضور نے موٹر سے اترنے کے بعد ان سب احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

۱۸؍جولائی ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک

۱۸؍جولائی کو حضور ایدہ اللہ نے مسجد نور میں ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ کے قیام فرینکفورٹ کے دوران یہ تیسرا جمعہ تھا۔ قبل ازیں حضور نے ۴؍جولائی اور ۱۱؍جولائی کو مسجد نور فرینکفورٹ میں نماز جمعہ پڑھائی تھی۔

خطبہ جمعہ کا خلاصہ

۱۸؍جولائی کے خطبہ میں حضور نے قرآنی دعاؤں کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈال کر احباب جماعت کو ایک قرآنی دعا خاص التزام سے کرنے کی تلقین فرمائی اور یہ امر ان کے ذہن نشین کرایا کہ وہ اس امر سے یکسر بے پرواہ ہو کر کہ دوسرے انہیں کیا سمجھتے ہیں اور کیا نہیں سمجھتے۔ سب سے زیادہ اس امر کی نگرانی کریں کہ وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مسلمان بنے رہیں اور خدائی سند کو اپنے لئے کافی سمجھتے ہوئے اُس کے وفادار بنیں اور اس سے کبھی بے وفائی نہ کریں۔

(باقی)

جماعتیں وقفِ جدید کا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی:۔

"وقفِ جدید کے کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔ جماعتیں اس کے بجٹ کو بھی پورا کرنے کی کوشش کریں۔"

وقفِ جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہونے میں نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ احباب! اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کی تعمیل کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اپنے وعدہ جات حتی المقدور اضافہ کے ساتھ ادا فرمائیں۔ جو احباب وعدوں کی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے ہیں وہ بھی امداد ادائیگی کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مختلف اضلاع کی جماعتوں کے ذمہ اُن کی ضرورت کے مطابق جلسہ پر قیام کی غرض سے مہمان خانے تعمیر کرنے کیلئے رقوم لگائی گئی تھیں اور بہت سی جماعتوں نے اپنے ذمہ کی رقوم ادا کر دی ہیں لیکن اضلاع شیخوپورہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ ساہیوال۔ ملتان۔ گوجرانوالہ۔ اٹک۔ ہزارہ۔ لاڑکانہ۔ نوابشاہ ابھی تک اس چندہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں۔ ان اضلاع کے عہدیداران اور احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں اور اس کام میں بھی دوسرے اضلاع کے شانہ بشانہ چلنے کی کوشش کریں۔ — بعض دوسرے اضلاع کے ذمہ بھی بقایا ہے جو تھوڑا ہے اُنکی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے بقایا کو ادا کرنے کی کوشش کریں اور جماعتیں مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام کھاتہ ۶۸۵۵ / B/۱۰۴-۱۵۲ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائیں۔ (ناظر ضیافت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی میں تبلیغ احمدیت

مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد امیر و مبلغ انچارج جزائر فجی

اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے فدائیوں کی ایک خاصی جماعت جزائر فجی جو کہ دنیا کے کنارے پر واقع ہے میں پائی جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل ماننے والوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ لوکل کیوتی عیسائی بھائیوں کو اسلام کی طرف کافی توجہ پیدا ہو رہی ہے اور احمدیت کو قبول کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جلد از جلد اسلام کی حقیقت سے واقف ہونے کی توفیق عطا کرے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل خدمات دینیہ بجا لائی گئیں

تعلیم القرآن کلاس:۔

خاکسار جب سے فجی آیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور مرکز کی خصوصی ہدایات کے مطابق تعلیم القرآن کلاس جاری ہے۔ ہر ہفتہ میں یہ کلاس ۲-۲ گھنٹہ کے لئے دو دفعہ لگائی جاتی ہے جس میں بچوں بڑوں اور عورتوں کو یسرنا القرآن قاعدہ اور قرآن پاک سکھایا جاتا ہے۔ خاکسار کو صووا میں آئے ۶ ماہ کا عرصہ ہوا ہے جس کے دوران ۸ بچوں بڑوں کو قرآن پاک شروع کروا دیا ہے۔ بعض بچے ایک ایک دفعہ قرآن ختم کر چکے ہیں۔ مزید چھ بچے عنقریب قرآن شروع کر دیں گے۔ اسی طرح خاکسار کو فجی آئے ۳½ سال کا عرصہ ہو چلا ہے۔ اس عرصہ میں کل چالیس بچوں بڑوں کو قرآن پاک سکھلا دیا گیا ہے۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک) قرآن کلاس باقاعدہ جاری ہے۔ بچوں بڑوں کے اندر قرآن سیکھنے کا جذبہ بڑھتا جا رہا ہے

ہفتہ وار درس:۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے فجی کے ماحول کے مطابق ہفتہ میں دو دفعہ درس منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں مختلف تعلیمی و تربیتی مواضیع پر درس دیا جاتا رہا۔ درس کے آخر میں بچوں کو تاریخ السلام کے واقعات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری پر نوٹس لکھائے جاتے رہے یاد کرائے جاتے رہے اور سنے جاتے رہے اس کے علاوہ بچوں کو کھانا کھانے سے پہلے کھانا کھانے کے بعد۔ دودھ پینے کے بعد سونے سے پہلے۔ سونے کے بعد گاڑی چلانے وقت کی دعاؤں کو یاد کروایا گیا بچوں بڑوں نے شوق سے ان دعاؤں کو یاد کیا۔ نیز ان درسوں میں کیوتی دوستوں کو مسلمان بنانے کی طرف زور دیا۔

خطبات جمعہ:۔

ہر جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا بیان فرمودہ تازہ خطبہ سنایا گیا تاکہ جماعت کے احباب احمدیت کی ترقی سے آگاہ رہیں اور خلیفۂ وقت کے ارشادات اور منصوبے ان کے کانوں میں پڑتے رہیں اور ایمانی کی ترقی کا موجب بنے۔

رمضان المبارک کے ایام میں تراویح کے بعد خصوصی درس

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس دفعہ نمازوں اور تراویح پر غیر معمولی حاضری زیادہ رہی اور سارا مہینہ دوست جوش و خروش سے پندرہ پندرہ میل دور سے نماز تراویح اور درس کے لئے تشریف لاتے رہے (فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔)

نماز عشاء اور تراویح کے بعد آدھ گھنٹہ درس کے لئے وقف تھا۔ جس میں قرآن پاک کی عظمت و شان۔ قرآن سیکھنے کی اہمیت۔ قرآن خدا کی نعمت۔ حضرت مسیح موعود کا عشق قرآن۔ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا فرمان "قرآن سیکھو" کی اہمیت۔ سورہ فاتحہ کی تفسیر۔ سورہ بقرہ کی سترہ آیات کی تفصیلی تفسیر۔ منافق کی علامات وفات مسیح۔ ختم نبوت۔ اجرائے نبوت کی حقیقت۔ صداقت مسیح موعود از روئے سورہ کہف۔ سورہ جمعہ سورۃ الکوثر و دیگر آیات ثابت کیا جاتا رہا اور احادیث سے بھی ان مواضیع پر روشنی ڈالی جاتی رہی۔

درس کے آخر میں سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے جاتے رہے اس طرح اللہ تعالےٰ کے خاص فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل رمضان کی برکات سے دوستوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ حاضری ۹۵٪ رہی۔ اللہ تعالےٰ ان سب بہن بھائیوں کو جزائے خیر عطا کرے جنہوں نے ان ایام میں فائدہ اٹھایا۔

خاص درس رمضان:۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں کافی دوستوں نے اپنے اپنے گھروں پر افطاری کا انتظام کیا جس میں غیر از جماعت دوستوں کو بھی دعوت دی جاتی رہی۔ ان درسوں میں نماز مغرب کے بعد ۲۰ منٹ تک درس ہوتا رہا جس میں خاکسار نے خلافت کی اہمیت، خلیفۂ وقت کا مقام۔ علامات مسیح موعود۔ سورۃ التکویر کی روشنی میں۔ دجال، یاجوج ماجوج کی حقیقت پیغام حق کے مقابلہ میں غلبۂ حق کا تفصیلی جائزہ۔ نمازوں کی اہمیت۔ لیلۃ القدر کی حقیقت اور مسیح موعود کی بعثت کو لیلۃ القدر کہلانا بیان کیا جاتا رہا۔

انفرادی و اجتماعی تبلیغی کاروائیاں۔

تبلیغ بذریعہ اخبار "فجی سن"

فجی میں صرف دو انگریزی کی اخبار شائع ہوتی ہیں۔ "فجی سن" کی اشاعت سب سے زیادہ ہونے کے لحاظ سے یوم مسیح موعود خاص نمبر نکالا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود کی سوانح عمری مع فوٹو۔ احمدیت کے عقائد۔ چودھویں صدی کا اختتام۔ خلفاء کی فوٹو۔ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ نبوت کی حقیقت۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور مکرم وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات فوٹو کے ساتھ۔ مسجد فضلِ عمر کی فوٹو شائع کی گئی۔

اسطرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے سارے فجی میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام مسلم و غیر مسلم تک پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس سلسلہ میں تعاون فرمایا۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)۔

تبلیغ بذریعہ ریڈیو فجی بصورت تقاریر:۔

اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ فجی میں مکمل آزادی ہے۔ ہر مذہب کا ماننے والا اپنے عقائد و خیالات کا اظہار برملا کر سکتا ہے۔ Multiracial ملک ہونے کی وجہ سے ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی ریڈیو پر اپنے عقائد و خیالات کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل احمدی مبلغین کی تقاریر کو ہمیشہ قدر اور علمیت کے نقطۂ نظر سے دیکھا جاتا ہے اور احمدی مبلغین کی تقاریر کا انتظار کیا جاتا ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ غیر احمدی و غیر مسلم بھائی بھی ان تقاریر کو ٹیپ کرتے ہیں۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)۔

اسطرح اسلام کی صحیح تعلیم لوگوں تک پہنچانے کا موقع ملتا ہے عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ایک درجن سے زائد تقاریر کے دوران اسلام کی حقیقت لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی اس عرصہ میں مندرجہ ذیل مواضیع پر پندرہ منٹ اور پانچ منٹ تک تقاریر کرنے کا موقعہ ملا۔

(۱) کائنات کی علّت غائی۔ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو پیدا کرنا، سورۃ الاحزاب کی روشنی میں۔

(۲) افضال باری تعالیٰ۔ ۱۹۷۹ء کے سال کے دوران احمدیت کی ترقی کا ذکر۔

(۳) سیرۃ النبیؐ سورۃ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(۴) صداقت حضرت مسیح موعود ۔ سورۃ جمعہ کی روشنی میں۔

(۵) اسلام میں بد رسوم کی حقیقت:۔ از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود

(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام آئمہ کے اقوال سے اجرائے نبوت کا ذکر۔

(۷) واقعہ معراج کی حقیقت:۔ معراج روحانی حق کے چودہ ثبوت از روئے قرآن و حدیث۔

(۸) قرآن پاک کی فضیلتیں:۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ ۔ سے مسیح موعود کی آمد کا ذکر۔

(۹) روزوں کی فضیلت:۔ تفسیر کبیر کی روشنی میں۔

(۱۰) لیلۃ القدر کی حقیقت:۔ مسیح موعود کی بعثت کا ذکر اور علامات مسیح موعود سورۃ التکویر کی روشنی میں۔

(۱۱) احمدیت:۔ احمدیت نام رکھنے کی وجہ از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود ۔

(۱۲) عید الفطر کی حقیقت:۔ غلبۂ اسلام کی حقیقی کا ذکر اور احمدیت کے ذریعہ غلبہ کے آثار کا ذکر۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب سے متعلق تفصیلی ذکر۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اس عرصہ میں پورے فجی کے مسلم و غیر مسلم تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔

جزائر فجی کے سابق دار الخلافہ LEVUKA میں تبلیغ:۔

جزائر فجی ۳۰۰ جزائر پر مشتمل ہے لیکن صرف ۱۰۰ جزائر میں آبادی ہے۔ جزائر فجی کا موجودہ دار الخلافہ SUVA ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتہائے احمدیہ جزائر فجی کا مرکز ہے۔

LEVUKA کو فجی میں اس لحاظ سے اہمیت حاصل ہے کہ اس جگہ پر فجی کا ملک گورنمنٹ انگلشیہ کے سپرد کیا گیا۔

سب سے پہلے ۱۸۶۸ء کے قریب قریب ایک امریکن کمپنی فجی آئی۔ لیکن امریکن کو یہ جگہ پسند نہ آئی۔ کیونکہ وہ FLAT جگہ چاہتے تھے۔ امریکن اسی جگہ اترے اور ایک گھاس پھوس کا مکان بنایا جس کو اچانک آگ لگ گئی لوکل کیونتی دوست کی غلطی کی وجہ سے۔ اس پر امریکن نے گھر کی قیمت مانگی جو کہ لوکل لوگ ادا نہیں کر سکتے تھے امریکن فجی لینے کے لئے تیار نہ تھے۔ کیونکہ اس وقت فجی صرف ایک جنگل تھا۔ فیجیئن لوگوں نے آسٹریلیا سے پیسہ مانگا۔ لیکن آسٹریلیا نے بھی دینے سے انکار کر دیا۔ جس پر گورنمنٹ انگلشیہ سے معاہدہ ہوا۔ گورنمنٹ انگلشیہ نے امریکن کو گھر کی قیمت ادا کی اور ملک فجی اپنے قبضہ میں کر لیا۔ انگریزوں نے Levuka کو فجی کا دار الخلافہ بنایا اور فجی میں گنے کی کاشت کرنے جنگل کو کاٹنے کے لئے آسٹریلیا کے ساتھ مل کر ایک کمپنی C.S.R کے نام سے بنائی اور سب سے پہلے چینی لوگوں کو لاکر آباد کرنے کی کوشش کی لیکن اس وقت یہ لوگ زیادہ محنتی نہ نکلے بلکہ مرنے شروع ہو گئے۔ تو پھر انگریزوں کی توجہ انڈین لوگوں کی طرف پھری اور پانچ سال کے معاہدہ پر مختلف بہانوں۔ دھوکہ بازیوں سے انڈین لوگوں کو ۱۸۷۸ء میں فجی لایا گیا۔ انڈین لوگوں نے آکر محنت کی اور فجی کی ترقی کا باعث بنے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو دو ماہ قبل اپنے مخلص بھائی مکرم محمد حنیف اور ایک غیر احمدی دوست مکرم شجعان صاحب کے ساتھ بغرض تبلیغ Lavuka جانے کا موقعہ ملا Right جزیرہ Levuka
- Pound

۳۵ میل کے علاقہ کے اندر اندر ہے۔ ۵ گھنٹہ کے اندر اندر ۳۵ میل کے اندر واقع ۱۵ کیونتی گاؤں میں ۳۵۰ پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ اور اس طرح پہلی دفعہ اس جزیرہ میں ٹھوس اور مؤثر طور پر پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا (الحمد للہ علی ذالک) یہ لٹریچر کیونتی زبان میں Jesus has come اور Jesus in Kashmir تیسرا پمفلٹ انگریزی A Report on London conference تھا۔ اس جزیرہ کے لوگ کافی محبت سے پیش آنے والے سیدھے سادہ ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو جلد اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔

اللہ تعالیٰ مکرم محمد حنیف صاحب بن حاجی رحیم بخش صاحب مرحوم اور مکرم شجعان صاحب کو جزائے خیر عطا کرے جنہوں نے سفر میں ساتھ دیا۔ اور خدمت دین بجالائے۔

نئے مبلغ بھائی حافظ عبد الحفیظ صاحب ملک کی آمد:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ر فروری ۱۹۸۰ء کو اپنے انٹرنیشنل مرکز ربوہ پاکستان سے نئے مجاہد بھائی حافظ عبد الحفیظ صاحب کے آنے کی اطلاع ملی جس پر خاکسار ۲۶ر فروری کو بذریعہ بس نانڈی پہنچ گیا۔ تمام جماعتوں کو اطلاع کر دی گئی کہ مبلغ بھائی کو خوش آمدید کہنے کے لئے ائیرپورٹ پر پہنچ جائیں حافظ عبد الحفیظ صاحب آسٹریلیا میں فلائٹ جلدی مل جانے کی وجہ سے وقت مقررہ سے پانچ گھنٹے پہلے پہنچ گئے۔ جس پر دوبارہ جماعتوں کو اطلاع کر دی گئی۔ کہ حافظ صاحب فجی پہنچ چکے ہیں اس لئے اپنی اپنی جماعتوں میں ان کا درس ملنے کے دوران استقبال کیا جائے گا۔

حافظ صاحب کی آمد پر خاکسار ان کو لے کر پہلے ویسٹرن ریجن کی تمام جماعتوں میں ان کا تعارف کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب جماعتوں نے نئے مجاہد بھائی کو بڑے اچھے انداز میں خوش آمدید کہا۔ پھولوں کے ہار پہنائے۔ خاکسار نے اس موقعہ پر خلافت کی برکات میں سے ایک برکت یہ ذہن نشین کروائی کہ جہاں فجی کے رہنے والوں کو حضرت مسیح موعود کے صحابی اور سابق مبلغ اسلام جزائر فجی استاذی المکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی مرحوم کو دیکھ کر تابعی بننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ وہاں اب احمدیت اور خلافت کی برکت سے ایک احمدی حافظ قرآن کو دیکھنا نصیب ہوا ہے

TAVEUNI آئی لینڈ میں تبلیغ:۔

TAVEUNI جزیرہ کو اس لحاظ سے اہمیت حاصل ہے کہ انٹرنیشنل ڈیٹ لائن یہاں سے گذرتی ہے۔ خاکسار تین دفعہ پہلے بھی اس جزیرہ کا دورہ کر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۰ کے قریب احمدی ممبرز یہاں آباد ہیں۔

اس موقعہ پر ایک دفعہ پھر حافظ عبد الحفیظ صاحب کو ساتھ لے کر اس جزیرہ کا دورہ کیا گیا۔ مکرم ماسٹر محمد حنیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لمباسہ اور قائد خدام الاحمدیہ مکرم محمد لیسین صاحب نے بھی ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا کرے۔

کشتی میں سفر کے دوران KIOA جزیرہ کے ایک نوجوان مکرم Alfred [illegible] کو انگلش اور کیونتی زبان کے پمفلٹ دیئے۔ جس پر انہوں نے اسلام سے متعلق کافی سوالات پوچھے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ انہوں نے دعوت دی کہ TAVEUNI سے واپسی پر ضرور ان کے آئی لینڈ میں ان کے گھر جائیں جس کو خاکسار نے خوشی سے قبول کیا اور وعدہ کیا۔

TAVEUNI جزیرہ کے دورہ کے دوران محمد لیسین صاحب کے چھوٹے بیٹے بعمر ۱۲ سال کے اندر تبلیغی جوش پیدا کرنے کے لئے لٹریچر تقسیم کروایا گیا۔ یہ اس بچے کا پہلا موقعہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین بنائے۔

دورہ KIOA آئی لینڈ

TAVEUNI کے دورہ کے بعد اس جزیرہ کا دورہ کیا گیا۔ مکرم ماسٹر محمد حنیف صاحب اور لیسین صاحب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار ایک دفعہ پہلے بھی اس جزیرہ کا دورہ کر چکا ہے سیدھا مکرم الفریڈ صاحب کے مکان پر گئے۔ الفریڈ کے ماں باپ کے ساتھ ایک گھنٹہ تک بات چیت جاری رہی اور فوٹو اتروائے جس پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ آتی دفعہ خاکسار نے ان کے پندرہ دن کے بھتیجے کو ۱/- $ دیا۔ الفریڈ نوجوان کی بھاوج گلبرٹ آئی لینڈ کی ہیں اس بات سے انہوں نے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ اور پھر جزیرہ آنے کی دعوت دی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوان بہت ہی سمجھدار اور ذہین ہیں انگریزی بہت اچھی جانتے ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح ابن مریمؑ اور انجیل

(مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی کوئٹہ)

سورۃ الاعراف کی آیت ۲۵ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں انسانی حیات و ممات کے بارے میں ایک بنیادی اصول ملا ہوا ہے کہ

قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ۝

یعنی فرمایا اسی زمین میں تم زندہ رہوگے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی میں سے تم نکالے جاؤ گے

تو اس پر جماعت احمدیہ کے دوسرے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ اپنی تفسیر صغیر میں کچھ وضاحت یوں فرماتے ہیں

"اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی انسان اس زمین سے باہر نہیں جا سکتا اور نہ آسمان پر جا سکتا ہے۔ جیسا کہ غلطی سے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ آسمان پر چلے گئے۔ اگر دونوں آسمان پر بیٹھے ہیں تو یا تو یہ آیت غلط ہے کہ تم اسی زمین میں زندہ رہوگے یا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام انسان نہیں تھے اس آیت سے یہ بھی ثابت ہے کہ عیسیٰؑ اور ادریسؑ اور تمام ایسے انسان جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ آسمان پر ہیں اسی زمین میں زندگی بسر کریں گے اسی میں دفن ہوں گے اور اسی میں سے پھر زندہ ہو کر اٹھیں گے۔"

چونکہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں بالخصوص یہ تصور کر لیا گیا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف آسمان پر اٹھا لیا تھا اور ابھی تک بجسدِ عنصری وہیں ہیں اور یہ تصور قرآن کی کسی ایک بھی آیت سے صحیح نہیں بیٹھتا۔ البتہ انجیل (نئے عہد نامہ) کے دو راویوں یعنی مرقس اور لوقا نے بالترتیب یوں بتایا ہے کہ:۔

(i) "غرض خداوند یسوع ان (شاگردوں سے۔ ناقل) سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور وہ خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا" (باب ۱۶ آیت ۱۹)

(ب) "جب وہ انہیں (یعنی شاگردوں کو۔ ناقل) برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ (وہ) ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا" (باب ۲۴ آیت ۵۱)

لیکن یہ عجیب اور حیران کن بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سب سے بڑی اہمیت کے حامل راوی چار ہیں۔ یعنی متی "مرقس" لوقا اور یوحنا۔ مگر ان میں سے پچاس فیصد کی یعنی متی اور یوحنا نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھا لیے جانے والے واقعہ کو کہیں بھی درج نہیں کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر چڑھ جانے والی بات ان دو کی نظر میں ذرا سی بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔ غالباً اس لیے بھی کہ جب اس قسم کا محیّر العقول واقعہ ان کے علم میں کبھی آیا ہی نہیں ہوگا یا وہ اس واقعہ کی صحت سے انکاری ہی ہوں گے تو اس کا ذکر کیوں کرتے؟ ورنہ جس شد و مد کے ساتھ بالخصوص مسیحی حضرات اس واقعہ کو بیان کر کے حضرت عیسیٰ کی افضلیت منوانے کی کوشش کرتے ہیں اس کا ذکر یہ دونوں بھی تو کفایتاً ہی سہی ضرور کرتے

جیسا کہ لوقا کی انجیل کے شروع میں ہی یہ اعتراف چلا آتا ہے کہ۔

"چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان ہوئیں انکو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا اس لیے اے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے تیرے لیے ترتیب سے لکھوں تاکہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ہے انکی پختگی تجھے معلوم ہو جائے۔

(باب ۱ آیت ۱ تا ۴)

اب لوقا کے اسی بیان سے ہر محقق بخوبی جان سکتا ہے کہ اوّل تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جتنی بھی باتیں لوقا تک پہنچیں سبھی دوسروں کی وساطت سے پہنچیں۔ اور جو بات بھی روایت در روایت کی نذر ہو جاتی ہے اس پر کلی اعتماد ہرگز نہیں رہ سکتا۔ جبکہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ہو سکتا ہے یا اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور اپنے کانوں سے سن کر ہونا چاہیئے اور صرف دو افراد یعنی مرقس اور لوقا کی روایات سے اس تصور کو حتمی جان لینا یا دوسرے دو رسولوں یعنی متی اور یوحنا کی اس بارے میں مکمل خاموشی کو نظر انداز کر جانا بھی کوئی قابل تحسین بات نہیں ہو سکتی اور پھر مرقس اور لوقا نے بھی جن الفاظ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر چڑھ جانے کی خبر دی ہے وہ بھی کسی ایک عینی شہادت کی حامل نہیں بلکہ محض ظنی طور پر اسے بیان کر دیا گیا ہے۔ یعنی اسی طرح بلا کسی ثبوت کے بیان کر دینا اتنے بڑے حیران کن واقعہ کو قطعی مشکوک اور مبہم بنا دیتا ہے۔ اب ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ یوحنا کا کسی انسان کے آسمان پر چڑھ جانے کے بارے میں خود بقول خداوند یسوع مسیح کیا نظریہ ہے؟....

(i) "اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اس کے جو آسمان سے اترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے"

(باب ۳ آیت ۱۳)

اس ضمن میں خط کشیدہ الفاظ کو اگر بالخصوص ذہن میں رکھا جائے تو مسئلہ مزید وضاحت کے ساتھ خود بخود حل ہوتا نظر آتا ہے اور اسی آیت میں ایک اصولی بات بیان کی گئی ہے کہ جو لوگ آسمانی یا روحانی درجات کے حامل ہو کر اس دارِ فانی میں آتے ہیں وہی روحانی رنگ میں آسمان پر (یعنی ارفع و اعلیٰ مقام پر) چڑھنے کے مستحق ہوتے ہیں نہ کہ ہر کوئی۔!

(ب) "کیونکہ میں آسمان سے اسلیے نہیں اترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں بلکہ اس لیے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں"

باب ۶ آیت ۳۸)

یہاں حضرت مسیح ابن مریم سے منسوب بیان ظاہر کرتا ہے کہ وہ "آسمان" سے اترے تھے حالانکہ اس حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ ان کی پیدائش حضرت مریمؑ کے بطن اور وہ بھی جسمانی بطن سے اسی طرح ہوئی جس طرح تمام نوع انسان کی ہوتی رہی ہے اور جیسا کہ یوحنا سے ہی مروی ہے کہ "پس یہودی اس پر بڑبڑانے لگے اس لیے کہ اس نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے اتری وہ میں ہوں اور انہوں نے کہا کیا یہ یوسف کا بیٹا یسوع نہیں جس کے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں اب یہ کیونکر کہتا ہے کہ میں آسمان سے اترا ہوں۔ (باب ۶ آیت ۴۲)

پھر آگے اسی باب کی آیت ۴۸ میں یہ لکھا ہے کہ "زندگی کی روٹی میں ہوں" اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ کی لفظ آسمان سے مراد ہرگز کوئی مادی آسمان نہیں تھا اور نہ ہی روٹی کے لفظ سے مراد اسی دنیا کے گندم سے ہوئے آٹے والی تنور میں پکی ہوئی روٹی تھی

پھر اسی باب میں آیات ۶۲۔۶۳ میں یہ بھی ہے کہ

"اگر تم ابن آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟ زندہ کرنے والی تو روح ہے جسم سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں۔

الغرض یہاں بھی روح اور زندگی سے روحانی زندگی مراد لی جا سکتی ہے نہ کہ جسمانی زندگی۔ کیونکہ دوسری آیت میں جسمانی زندگی کو تو خود ہی حضرت مسیحؑ نے بے کار قرار دیا ہے۔

اب آخر میں کرنتھیوں کے حوالہ سے بھی مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ کے آسمان پر چڑھ جانے کے بارے میں بعض لوگوں نے کچھ باتیں ضرور کی ہوں گی مگر پولس رسول نے جو دوسرا خط کرنتھیوں کے نام لکھا اس کے باب ۱۲ آیت ۲ میں صاف لکھا ہے کہ۔

"میں مسیح میں ایک شخص کو جانتا ہوں چودہ برس ہوئے کہ وہ یکایک تیسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا نہ مجھے معلوم کہ بدن سمیت نہ یہ معلوم کہ بغیر بدن کے یہ خدا کو معلوم ہے"

یہ بھی عجیب طرفہ بات ہے کہ پولس رسول نے یہ بات اپنے رؤیا اور مکاشفے کے حوالہ سے لکھی ہے جسے اتنا تو پتہ چل گیا کہ اس شخص مذکور کو پہلے دوسرے یا چوتھے وغیرہ آسمان پر نہیں بلکہ بالخصوص تیسرے آسمان پر دیکھا گیا۔ مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آیا وہ جسم سمیت اٹھایا گیا کہ بغیر جسم کے؟ یعنی رؤیا یا مکاشفہ بھی مشکوک ہو کر رہ گیا۔

مقصد یہ کہ موجودہ انجیل کے ایسے بیانات کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی مصر ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعتاً بجسدِ عنصری ہی کسی آسمان پر چڑھ گئے تھے اور ابھی تک وہ ٹیسی وفات بھی نہیں پا سکے تو اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر بجسد چڑھ جانیکی باتیں محض تصوّراتی ہیں اسکے علاوہ کچھ نہیں اور جہاں تک قرآن حکیم میں حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کے بارے میں لفظ رفع سے آسمان پر ہی بجسد چڑھ جانے کا جواز لیا جاتا ہے وہ صرف ان دو ہی آیات کے سامنے

پھیکا پڑ جاتا ہے جیسا کہ ایک جگہ ہے

" وَرَافِعُکَ اِلَیَّ "

دوسری جگہ ہے

" بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ "

کیونکہ الفاظ اِلَیَّ اور اِلَیْهِ ہی رفع کی اصل حقیقت بیان کر دیتے ہیں۔ ورنہ ذات باری تعالیٰ کی بھی کوئی مخصوص مکانیت یا کوئی کونہ تلاش کرنا پڑیگا جو سراسر غلط بات ہو گی۔

سند امتیاز کی مستحق قرار دی جانیوالی مجالس

مجلس خدام الاحمدیہ کی مندرجہ ذیل مجالس اپنے بجٹ کی سو فیصد وصولی کر کے سند امتیاز کی مستحق قرار دی گئی ہیں۔

وہ مجالس جنہوں نے اپنا بجٹ پورا نہیں کیا انہیں چاہیے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پر عمل کرتے ہوئے جلد از جلد اپنے بجٹ کی سو فیصد ۱۰۰٪ وصولی کر کے مرکز میں بھجوائیں تا کہ ان کے بارہ میں بھی سند امتیاز کا فیصلہ کیا جا سکے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضلع پشاور۔ بازید خیل۔ اچینی پایاں۔ پبی

ضلع کوہاٹ۔ کوہاٹ

ضلع لاہور۔ کماس۔ جاہمن

ضلع جہلم۔ جہلم شہر۔ کالا گوجراں۔ دلوچھا۔ منگلا ڈیم۔ چٹی وند کالری چپ بورڈ فیکٹری

ضلع گجرات۔ دلونا ماجرا۔ بھوکی۔ بوکنا والی۔ سعد اللہ پور۔ علم گڑھ فتح پور۔ مکیانہ۔ بھلیر ہمدانہ۔ شاہ تاج شوگر ملز۔ رسول کالج۔ ڈنگہ بھلیر لوادہ۔ بوڑانالو۔ سماعلہ۔ ڈمو۔ کلاں والا۔ چک سکندر گوہڑیالہ۔ لالہ موسیٰ۔ سرائے۔ مگیر۔

ضلع سیالکوٹ۔ سلیم پور۔ بدوملہی۔ بھاگووال۔ مانگا۔ کوٹ آغا خاں مالو کے بھگت۔ بن باجوہ۔ ڈگری گھمناں۔ ہنڈیکی گورایہ ترسکہ یاں۔ دسوکے۔ داتہ زیدکا۔ مالو کے تیلے لستان افغاناں۔ کالا گھمناں

ضلع گوجرانوالہ۔ تلونڈی کھجور والی۔ احسن آباد۔ کوٹلی شاہ رحمان۔ پریم کوٹ کوٹو نادرہ۔ سکھیکی منڈی

ضلع شیخوپورہ۔ شیخوپورہ شہر۔ سچا سودا۔ ڈنگر ننگل۔ ۷۹ نواں کوٹ ۳ رب ساہووالہ۔ بلہڑکے۔ آنبہ۔ ۳ گ ب بھگوان پورہ ۳/۲ احاطہ ڈوبر۔ سنگو والا ۵۳ بھیکی ۱۵/۱۲ انشی والا شاہ مسکین۔ کلائی بیر۔ برج اٹاری۔ بیدادپور دوکان شاہ کوٹ۔

(باقی)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ نے درخواست دی کہ میری والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ وفات پا گئی ہیں مرحومہ کی ذاتی امانت ۹/۷/۲ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ ۱۰۷۰/۴۸ روپے جمع ہیں۔ اسیطرح امانت ۱۹۲۴۹/۱۳۴۳ صدر انجمن میں مبلغ ۳۸ روپے جمع ہیں۔

میرے علاوہ مرحومہ کے دیگر وارثان کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے کہ رقم مذکورہ میں سے والدہ مرحومہ کا حصہ وصیت منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم ہمارے والد مکرم بابو محمد بخش صاحب محلہ دار النصر ربوہ کو ادا کر دی جائے

لہذا استدعا ہے کہ درخواست کے مطابق فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم محمد شریف صاحب آف لاٹھیاں والا یکم اکتوبر کو بوقت آٹھ بجے صبح وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم ملنسار خدمت خلق میں پیش پیش اور خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے والے تھے احباب جماعت مرحوم کی بلندئ درجات اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (حبیب احمد مربی سلسلہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد عبد اللہ مجاہد مورخہ ۱۵/۸/۸۰ بروز پیر بوقت تقریباً چار بجے صبح نہایت مختصر سی علالت کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ غیرت ایمانی، مذہبی جوش۔ اور ولولہ اور کسب حلال ان کے نمایاں اوصاف تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک لڑکا (محمد ظفر اللہ) اور دو کم سن بچیاں یادگار چھوڑے ہیں

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ قدوس انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

(مرزا احمد ۳۶ احاطہ بخشی رام نزد تھانہ شاہدرہ لاہور)

قرارداد تعزیت

۱۸ اکتوبر بروز بدھ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی گئی۔

لجنہ مرکزیہ کا یہ اجلاس اپنی قدیم اور مخلص کارکن محترمہ سراج بی بی صاحبہ کی وفات پر گہرے غم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومہ اپنی شادی کے چند سال بعد ہی بیوہ ہو گئی تھیں آپ نے قادیان میں مڈل پاس کرنے کے بعد تین سال دینیات کلاس میں بھی تعلیم حاصل کی تھی۔ اپریل ۱۹۴۶ء میں حضرت المصلح موعود نے دفتر لجنہ مرکزیہ میں تنخواہ دار کارکن متعین کرنے کا ارشاد فرمایا تو ۲ فروری ۱۹۴۵ء کو لجنہ مرکزیہ کے دفتر کی تنخواہ دار کارکن کی حیثیت سے مرحومہ کا تقرر عمل میں آیا آپ نے اکیلے لمبے عرصہ تک نہایت ہی قلیل مشاہرہ پر بڑے اخلاص محبت اور لگن کے ساتھ اپنے فرائض کو سرانجام دیا۔ ۶۰ سال کی عمر ہونے پر حسب ضوابط آپ کو ریٹائر کیا گیا مگر آپ کی خدمات کا تسلسل پھر بھی اس وقت تک جاری رہا جب تک آپ کی صحت نے اجازت دی

مرحومہ لجنہ اماء اللہ کے قواعد و ضوابط پر عبور رکھتی تھیں۔ اور دفتری کام کے امور کو سرانجام دینے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ جلسہ سالانہ۔ سالانہ اجتماع اور دیگر ہنگامی مواقع پر بڑے اخلاص کے ساتھ رات دن کام میں منہمک رہتی تھیں مجلس عاملہ لجنہ مرکزیہ کا یہ اجلاس مرحومہ کی بے لوث مخلصانہ خدمات کا اعتراف کرتا ہے اور انکی اکلوتی بیٹی عزیزہ شمس النساء اہلیہ خواجہ برکت اللہ صاحب ایم اے اور انکی ہمشیرہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین شاہ صاحب مرحوم اور دیگر تمام لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (شریک غم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر معہ پوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۱۹:۔

میں ملک عبدالقدیر ولد ملک عبدالرزاق صاحب قوم اعوان پیشہ زمینداری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸۰/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

زرعی اراضی ۸ ایکڑ مالیتی اندازاً اڑتالیس ہزار روپے واقع جلّہ مخدوم تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ آٹھ ہزار روپے سالانہ آمد بصورت زراعت ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:۔ ملک عبدالقدیر ولد ملک عبدالرزاق صاحب معرفت ملک

میڈیکل ہال مین بازار شیخوپورہ۔
گواہ شد:۔ میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ وصیت نمبر ۱۷۷۴۱۔
گواہ شد:۔ ملک خالد محمود قائد خدام الاحمدیہ شیخوپورہ وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔

مسل نمبر ۲۲۵۲۰:۔

میں مبشر منظور ولد ملک محمد مقبول صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ہم تین بھائی اور دو ہمشیرگان مشترکہ طور پر ایک رہائشی مکان واقع ۱۸ اقبال پارک شیخوپورہ کے مالک ہیں جس کی اس وقت مالیت اندازاً ایک لاکھ روپیہ ہے۔ خاکسار کا چوتھا حصہ بنتا ہے جس کی مالیت تقریباً ۲۵۰۰۰/- روپے ہوگی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:۔ مبشر منظور ۱۸ اقبال پارک شیخوپورہ۔
گواہ شد:۔ میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد:۔ ملک خالد محمود قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیات کو رجسٹرڈ چٹھیاں بھجوائی گئی تھیں مگر وہ رجسٹریاں بغیر تقسیم ہوئے واپس موصول ہو گئی ہیں۔ اگر کسی کو ان کے مکمل موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود اعلان پڑھیں تو اپنے مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

۱۔ مکرمہ کریم بی بی صاحبہ زوجہ مرزا فضل الٰہی صاحب وصیت نمبر ۱۵۹۵۷ دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔
۲۔ مکرمہ ساریہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک عبدالجبار صاحب وصیت نمبر ۱۷۰۳۳ ۲۵/۴ فرید ٹاؤن ساہیوال۔
۳۔ مکرمہ غلام فاطمہ زوجہ بشیر احمد صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۰۸ چک ۸۴ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع فیصل آباد
۴۔ ؍؍ اختر جہاں صاحبہ زوجہ محمد امین خان صاحب 18/B شمس بلڈنگ سلطانپورہ لاہور وصیت ۱۶۷۶۸
۵۔ ؍؍ محمدی بی بی صاحبہ زوجہ رحیم بخش صاحب چک ۹۲ ایم ایل ڈاکخانہ کروڑ ضلع مظفر گڑھ وصیت نمبر ۱۶۳۹۱۔
۶۔ مکرمہ ہاجرہ بی بی زوجہ میاں محمد عبداللہ صاحب سیکھوانی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد وصیت ۱۵۹۱۶
۷۔ جنت بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری سردار محمد صاحب وصیت ۱۵۹۳۷ غلہ منڈی ربوہ ضلع جھنگ
۸۔ مختار بیگم صاحبہ زوجہ فضل احمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۲۶۸ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ
۹۔ فوزیہ شکیلہ صاحبہ بنت قریشی ڈاکٹر محمد عبداللہ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ وصیت ۱۷۷۶۴
۱۰۔ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالغفور وصیت نمبر ۱۶۵۵۴ چیچہ وطنی ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال
۱۱۔ عمر بی بی صاحبہ زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب وصیت ۱۵۷۴۶ اکال گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ
۱۲۔ امتہ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ عبدالمجید صاحب تاجر وصیت ۱۵۸۵۵ حویلیاں ڈاکخانہ خاص ضلع ہزارہ
۱۳۔ شمیم اختر بنت چوہدری امیر الدین صاحب وصیت ۱۷۷۶۷ سیمنٹ بلڈنگ تھانہ ملتان روڈ لاہور
۱۴۔ فتح بی بی صاحبہ بیوہ میراں دتہ صاحب وصیت ۱۵۴۲۹ ساہیوال شہر۔
۱۵۔ برکت بی بی صاحبہ زوجہ صوفی عبدالحکیم صاحب وصیت ۱۵۵۲۵ سولجر بازار کراچی جیکب لائنز
۱۶۔ غلام فاطمہ زوجہ میاں جان محمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۴۲۰ باغبانپورہ لاہور۔
۱۷۔ ہاجراں بی بی زوجہ میاں نور محمد صاحب وصیت ۱۵۷۳۳ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
۱۸۔ سردار بیگم زوجہ سردار خان صاحب وصیت ۱۵۵۲۰ RP-21 سب انسپکٹر آف پولیس سٹی کراچی۔
۱۹۔ سعیدہ میمونہ بیگم زوجہ چوہدری عطاء المنان صاحب وصیت ۱۷۶۰۰ معرفت شیخ رفیع الدین صاحب ۱۴۹/۲ ۲۹ PECH کراچی
۲۰۔ حمیدہ بیگم بیوہ چوہدری محمد الدین صاحب عادل وصیت ۱۷۰۷۹ E-1-G-۲۴/ جہانگیر اسٹیٹ کراچی نمبر ۵
۲۱۔ غلام فاطمہ زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب وصیت نمبر ۱۷۰۳۶ چک ۱۲/۹۰ ایل ضلع ساہیوال
۲۲۔ مہر النساء صاحبہ زوجہ امیر الدین صاحب وصیت ۱۵۱۲۱ ۶/ چوہدری سلطان علی گلی نمبر ۱۳ سلطانپورہ لاہور۔
۲۳۔ سلامت بی بی زوجہ محمد سلیمان صاحب وصیت ۱۶۱۹۹ اور رحمہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔
۲۴۔ نصیرہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالجبار خان صاحب وصیت ۱۶۶۶۹ چک ۲ T.D.A ڈاکخانہ چک ۳ T.D.A تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔
۲۵۔ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ نیاز احمد خان صاحب وصیت ۱۵۲۲۸ ملٹری ڈیری فارم لاہور چھاؤنی۔
۲۶۔ رشیدہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالحمید خان صاحب وصیت ۱۵۸۳۲ چک نمبر ۱۲ T.D.A ڈاکخانہ چک نمبر ۱۰ T.D.A ضلع سرگودھا۔
۲۷۔ چوہدری محمد اکرم صاحب وصیت نمبر ۱۵۳۲۰ C-545 گلگشت کالونی ملتان شہر۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تعلیمی ترقی کے بارے میں حضور کے ارشادات

(بقیہ صفحہ اوّل)

اوپر کی ۳۰۰ نشستوں میں جو احمدی طالب علم آئیگا۔ اسے بھی اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

دسویں جماعت کا امتحان ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے۔ ہر بورڈ کے امتحان میں ٹاپ کے ۲۰۰ لڑکوں میں سے جو بھی احمدی طالب علم/طالبہ آئے گا اس کو دستخطوں سے خط اور حضرت مسیح موعود کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب انکی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

ایف۔ اے اور ایف ایس سی ہر بورڈ میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائے گی۔

یونیورسٹی کے امتحان میں بی۔ اے کے لئے علیحدہ اور بی ایس سی کے لئے علیحدہ اوپر کے ۲۰۰ طلباء اور طالبات میں سے احمدی طلباء کے لئے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

ایم اے۔ ایم ایس سی میڈیکل یا انجنیئرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں ٹاپ (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کرکے دعائیہ فقرہ کے ساتھ بھیجونگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تعلیم کی بنیاد ذہن رسا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ پس جو بچے جینئس geniuses ہیں۔ جماعت ان کی ہر قسم کی مدد کرے گی۔ تاہم آج ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنا ضروری ہے۔ اس لئے میں دفتر کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ ضلع وار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنائیں۔ پانچویں جماعت سے پی ایچ ڈی تک ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھیں۔ ہر ایک بچے سے اس طرح تعلق رکھیں کہ جس طرح طبیب کی انگلیوں کا بیمار کی نبض کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ جماعتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ پہلی کلاس سے آخری کلاس تک کوئی احمدی بچہ نہ رہے۔ جس نے اس سال امتحان دیا اور مجھے اس کا خط نہ آئے۔ اس بنیاد پر دفتر نے رجسٹر بنانے ہیں۔

(۳)

جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ ہر احمدی لڑکا ضرور میٹرک پاس کرے اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے۔ جماعت اس بات کی بھی کوشش کرے کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام ہو جائے کہ آئندہ ہر لڑکی کیلئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔

(۴)

بیرونی ملکوں کے بارے میں جائزہ لیا جارہا ہے۔ سردست یہ سکیم صرف پاکستان بھارت، بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے ہے۔ جو ۱۹۸۰ء سے شروع ہوتی ہے۔

صدیوں کے وقفہ کے بعد سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد

مبارک ہو۔ مبارک ہو

عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے یہ خبر انتہائی مسرت کا باعث ہوگی۔ کہ سرزمین سپین میں صدیوں کے بعد جماعت احمدیہ کی مسلسل مساعی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں سیدنا فاتح الدین حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقدس ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔ دنیا کے گوشہ گوشہ میں بسنے والے احمدیوں کو مبارک ہو کہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔ اس غریب اور کمزور جماعت کو جس کا اوڑھنا بچھونا تبلیغ و اشاعت دین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس مسجد کی تعمیر کی تکمیل کے سامان جلد پیدا کر دے۔ جماعت کا ہر فرد حضرت فاتح الدین ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں مخلصانہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور حضور کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا کرتا ہے

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَکُنْ مَعَہٗ

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواست دعا

محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کئی روز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ دل کا عارضہ لاحق ہے۔ جس کی وجہ سے حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ شافی مطلق مولا کریم اس مخلص خادم سلسلہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

لطیف موٹرز

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

لطیف موٹرز
۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴
میاں عبداللطیف گھر ۳۳۰۶۹۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فوری ضرورت
مالی و بیلداران

نصرت آباد فارم فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر سندھ میں باغ کی ترقی کے لئے ایک تجربہ کار مالی اور دو مستقل بیلداران کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ علاوہ رہائش۔ دیگر مراعات حسب دستور دی جائیں گی۔

درخواست دہندہ مقامی امیر یا صدر صاحب کی تصدیق ہمراہ لائیں اور سیٹھ عزیز احمد مختار عام نصرت آباد فارم ضلع تھرپارکر سندھ یا مصطفےٰ احمد خان ۲/۳ شبیر روڈ لاہور کینٹ سے بالمشافہ بات کریں یا بذریعہ خط و کتابت رابطہ پیدا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah